مسئلہ:

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں الگ الگ کر کے دے دیں، پھر حلالہ کے بعد ایک طہر گزرا تھا کہ پہلے شوہر نے بیوی سے تعلقات قائم کر دیئے، جس کی وجہ سے بیوی کو حمل ٹہر گیا، پھر ایک ماہ کے بعد حمل کو ضائع کروادیا، اب اس عورت کی عدت کیا ہو گی؟

الجامعۃ الاشرفیۃ دار الافتاء شارع فیروزپور لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

بشرط صحت بیان عورت ابھی دوسرے مرد کی عدت میں تھی، کہ پہلے میاں سے تعلقات قائم کر لئے جو کہ ایک ناجائز و حرام فعل تھا، جس کے نتیجہ میں عورت حاملہ ہوئی پھر حمل کو ضائع کروادینا بھی درست عمل نہ تھا، جہاں تک بات DNC کروانے سے عدت گزرنے کی ہے، اس کا ضابطہ یہ ہے کہ اگر کسی عورت کا حمل تین ماہ کے بعد ضائع ہو جائے یا ضائع کروادیا جائے تو اگر اس حمل کے اعضاء (مثلاً ہاتھ، پیر، وغیرہ) ظاہر ہو گئے ہوں، تو پھر اس کے بعد آنے والا خون نفاس شمار ہو گا اور اگر اس حمل کے اعضاء وغیرہ کچھ ظاہر نہ ہوئے ہوں، تو پھر اس کے بعد آنے والا خون اگر کم از کم تین روز تک آیا ہو اور اس سے پہلے ایک طہر تام (پندرہ دن کا دورانیہ) گزرا ہو تو پھر یہ حیض (ماہواری) ہے اور اگر یہ صورت بھی نہ ہو تو پھر یہ خون نہ نفاس ہے اور نہ حیض بلکہ استحاضہ (بیماری) کا خون ہو گا۔ صورت مسئولہ میں جب اعضاء بالکل ہی نہیں بنے تھے، تو اس کے بعد آنے والا خون نفاس کا نہیں ہو گا۔ خون اگر کم از کم تین روز تک آیا ہو اور اس سے پہلے ایک طہر تام (پندرہ دن کا دورانیہ) گزرا ہو تو پھر یہ حیض (ماہواری) ہے اور اگر یہ صورت بھی نہ ہو تو پھر یہ خون حیض کا نہیں، بلکہ استحاضہ (بیماری) کا خون ہو گا۔

استحاضہ کی صورت میں نماز روزہ سب صحیح ہیں۔ تاہم حیض کی صورت میں نماز معاف ہوگی۔ چونکہ حمل کے اکثر اعضاء نہیں بنے اس لئے یہ جنین کے حکم میں نہیں، لہذا اسقاط حمل سے عورت کی عدت نہیں گزری، بلکہ دوسرے مرد کے طلاق دینے کے بعد عدت تین حیض ہوگی۔

١. عن عدي بن ثابت رضى الله عنه عن أبيه، عن جده، عن النبي ﷺ قال: «المستحاضة تدع الصلاة أيام أقرائها، ثم تغتسل، وتتوضأ لكل صلاة، وتصوم، وتصلي»
(سنن ابن ماجه رقم الحديث ٦٢٥ ج ١/٢٠٤)حديث صحيح
٢. لما فى الهندية(٣٧/١): والسقط إن ظهر بعض خلقه من إصبع أو ظفر أو شعر ولد فتصير به نفساء هكذا فى التبيين۔
٣. و فى الدرالمختار (٣٠٢/١):(وسقط) مثلث السين اى مسقوط (ظهر بعض خلقه كيد اورجل) او اصبع اوظفر او شعر ولا يستبين خلقه إلابعد مائة وعشرين يوما(ولد) حكما (فتصير) المرأة (به نفساء والأمة أم ولد ويحنث به) فى تعليقه وتنقضى به العدة فإن لم يظهرله شئ فليس بشئ والمرئى حيض إن دام ثلا ثا وتقدمه طهر تام وإلا استحاضة۔
٤. وفى الفقه الإسلامى (٦٢١/١): ويعد الدم عند هؤلاء دم النفاس بخروج أكثر الولد ولو متقطعاً عضواً عضواً ولو سقطاً استبان فيه بعض خلقة الإنسان كإصبع أوظفر۔۔ فإن رأت دما بعد إلقاء نطفة أو علقة فليس بنفاس۔(نجم الفتاوى ج٢ /١٨٤-١٨٥)والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۷/ ربیع الثانی/ ۱۴۴۴ھ

23/ نومبر/ 2022ء

الجواب صحیح
23 نومبر 2022
۲۷ ربیع الثانی ۱۴۴۴ھ

الجامعة الأشرفية
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

الجواب صحیح

دار الافتاء
رقم الافتاء 165/148
التاریخ 22/11/22
الجامعة الأشرفية